153247-امام کے ساتھ کچھ تراویح ادا کر کے وتر پڑھ کر چلے جانا

سوال

ہمارے پڑوس کی مسجد میں بیس تراویح اور تین وتر ہوتے ہیں، اس لیے کہ اب نماز عشاء تاخیر سے ادا کی جائیگی ہم یہ سوچ رہے ہیں کہ جو لوگ نماز تراویح نہیں ادا کرنا چاہتے انہیں ایک قاری تین وتر پڑھا دیا کرے اور قاری صاحب باقی تراویح مکمل کر لیا کریں کیا ایسا کرنا جائز ہے ؟
کیا جو لوگ دس رکعات اور وتر پڑھ کر چلے جاتے ہیں انہیں دوسرے امام کے ساتھ نماز ادا کرنے والوں جتنا ہی ثواب حاصل ہوگا یعنی جنہوں نے تیئس رکعات ادا کی ہیں ؟
برائے مہربانی اس موضوع کے بارہ تفصیلی معلومات فراہم کریں کیونکہ ہم رمضان کے شروع سے ہی اس پر عمل کرنا چاہتے ہیں.

پسندیدہ جواب

اول :

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے نماز تراویح باجماعت ادا کرنے کی ترغیب دلائی اور فرمایا :

"جس نے بھی امام کے ساتھ قیام کیا حتی کہ امام چلا گیا تو اسے ساری رات کے قیام کا ثواب حاصل ہوگا"

سنن ترمذی حدیث نمبر (1327) سنن ابوداود حدیث نمبر (1375) سنن نسائی حدیث نمبر (1605) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1327) ابوداود اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور یہ اجروثواب اسے ہی حاصل ہوگا جو امام کی ساری نماز ختم ہونے تک ساتھ رہے گا، لیکن اگر کوئی شخص کچھ نماز ادا کر کے چلا جائے تو حدیث میں وارد ثواب کا مستحق نہیں ہوگا یعنی ساری رات کے قیام کا ثواب اسی صورت میں حاصل ہوگا جب امام کے ساتھ ساری نماز ادا کرے.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا :

جب کوئی شخص رمضان میں تیئس رکعات ادا کرنے والے شخص کے پیچھے صرف دس رکعات تراویح ادا کر کے چلا جائے اور امام کے ساتھ پوری نماز مکمل نہ کرے تو کیا اس کا یہ فعل سنت کے مطابق ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

سنت یہی ہے کہ امام کے ساتھ نماز پوری کی جائے چاہے امام تیئس رکعات ادا کرتا ہو، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس نے بھی امام کے ساتھ اس کے جانے تک قیام کیا تو اللہ تعالی اس کے لیے ساری رات کے قیام کا ثواب لکھتا ہے"

اور ایک روایت کے الفاظ ہیں :

"باقی رات کے قیام کا ثواب"

اس لیے مقتدی کے لیے افضل یہی ہے کہ وہ امام کے جانے تک امام کے ساتھ ہی قیام کرے، چاہے امام گیارہ رکعات ادا کرے یا پھر تیرہ یا تیئس یا اس سے زائد، افضل یہی ہے کہ وہ امام کے جانے تک امام کی اقتدا کرے" انتہی

دیکھیں : مجموع فتاوی ابن باز (325/11).

اور شیخ ابن جبرین رحمہ اللہ کا کہنا ہے :

"رمضان المبارک کا قیام رات کے کسی ایک حصہ میں قیام کرنے سے حاصل ہوتا ہے، مثلا نصف رات یا ایک تہائی چاہے گیارہ رکعات ادا کی جائیں یا پھر تیرہ یا تیئس رکعات، محلے کے امام کے ساتھ اسکے جانے تک قیام کرنے سے قیام اللیل کا حصول ہو جائیگا چاہے ایک گھنٹہ سے بھی کم وقت میں ہو.

امام احمد رحمہ اللہ امام کے ساتھ ہی قیام کرتے اور اس کے ساتھ ہی ختم کرتے تھے، اس لیے جو یہ اجر و ثواب حاصل کرنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ امام کے فارغ ہونے تک قیام کرے حتی کہ وہ وتر سے فارغ ہو جائے، چاہے تھوڑی رکعات ادا کرے یا پھر زیادہ، اور چاہے زیادہ وقت صرف کرے یا تھوڑا" انتہی

دیکھیں : فتاوی الشیخ ابن جبرین (24/9).

اور اگر مسجد میں دو امام نماز تراویح پڑھاتے ہوں تو رات کے قیام کا ثواب حاصل کرنے کے لیے دونوں اماموں کے ساتھ تراویح ادا کرنی چاہییں حتی کہ دوسرا امام فارغ ہو جائے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا :

جس نے پہلے امام کے ساتھ نماز تراویح ادا کیں اور چلا گیا وہ کہتا ہے حدیث کی نص کے مطابق مجھے پورا ثواب حاصل ہوگا، کیونکہ میں نے امام کے ساتھ شروع کیں اور امام کے ساتھ ہی ختم کر دیں ؟

شیخ کا جواب تھا :

اس شخص کا یہ کہنا کہ جس نے امام کے فارغ ہونے تک امام کے ساتھ قیام کیا تو اس کے لیے پوری رات کا ثواب لکھا جاتا ہے" تو اس کی یہ بات صحیح ہے.

لیکن کیا ایک ہی مسجد میں دو امام ہوں اور ہر امام مستقل ہو، یا پھر ہر ایک امام دوسرے کا نائب ہے ؟

ظاہر دوسرا احتمال ہوتا ہے ہر ایک دوسرے کا نائب ہے اور اس کے لیے مکمل کرنے والا ہے اس بنا پر اگر کسی مسجد میں دو امام نماز تراویح پڑھاتے ہوں تو وہ ایک ہی شمار ہونگے، اس لیے دوسرے امام کے فارغ ہونے تک انسان وہی رہے کیونکہ ہمیں یہی علم ہے کہ دوسری پہلی نماز تکمیل ہے.

اس لیے ہم اپنے بھائیوں کو یہی نصیحت کرتے ہیں وہ یہاں حرم میں آخر تک امام کے ساتھ نماز ادا کریں، اور اگر کچھ بھائی گیارہ رکعات ادا کر کے چلے جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنی رکعات ہی ادا کی ہیں، ہم اس مسئلہ میں اس کے ساتھ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گیارہ رکعات ہی ادا کی ہیں اور یہی افضل ہے کہ گیارہ پڑھی جائیں اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے.

لیکن میری رائے میں اس سے زائد ادا کرنے میں کوئی مانع نہیں، اس بنا پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تعداد اختیار کی ہے اس سے بے رغبتی کرتے ہوئے نہیں بلکہ صرف اس لیے کہ یہ خیر وبھلائی ہے جسمیں شریعت نے وسعت رکھی ہے.

لیکن اشکال یہ ہے کہ: اگر ایک ہی رات میں دو بار وتر پڑھیں جائیں تو مقتدی کیا کرے؟

ہم یہ کہیں گے کہ: اگر آپ دوسرے امام کے ساتھ تہجد ادا کرنا چاہتے ہوں اور پہلا امام وتر پڑھائے تو آپ ایک رکعت اور پڑھ لیں تا کہ دو بن جائیں، اور اگر آپ رات کے آخر میں تہجد نہیں پڑھنا چاہتے تو پہلے امام کے ساتھ وتر ادا کرلیں، پھر اگر آپ کے مقدر میں تہجد ہو اور آپ دوسرے امام کے ساتھ ادا کریں تو دوسرے امام کے ساتھ وتر کو دو بنا لیں" انتہی ملخصا.

دیکھیں: مجموع فتاوی ورسائل ابن عثیمین (436/13).

تراویح میں سنت گیارہ رکعات ہی ہیں جیسا کہ شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کی کلام میں بیان کیا گیا ہے، اس لیے امام اور مقتدی دونوں کو سنت پر عمل کرنا چاہیے، اور یہاں اس مسجد والوں کو چاہیے کہ وہ سنت پر عمل کریں تا کہ نمازیوں میں اختلاف نہ پیدا ہو، یا پھر وہ ثواب سے محروم نہ ہو جائیں، اگر انہیں کام نہ ہوتا تو وہ اجر وثواب کے حریص تھے.

اللہ سبحانہ وتعالی سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کے اعمال صالحہ قبول فرمائے اور اپنی اطاعت پر معاونت کرے.

واللہ اعلم.